جلد ۲۹ | ۳ ماہ ہجرت ۱۳۲۰ ہش | ۵ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ | ۳ مئی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۹۹

سکھ معاصر "شیر پنجاب" ایک دھوکہ میں

"شیر پنجاب" سکھوں کا ایک متین اور سنجیدہ اخبار ہے۔ جو حتی الامکان کوشش کرتا ہے۔ کہ جو بات لکھے۔ اس کے صحیح اور درست ہونے کے متعلق اطمینان حاصل کر لے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ۲۷- اپریل سنہ ۱۹۴۱ء کے پرچہ میں اس نے دیگر عنوانات کے علاوہ "قادیان میں فرقہ وارانہ جنگ کی تیاریاں" کے عنوان سے جو تحریر شائع کی ہے۔ اس کے متعلق معاندین جماعت احمدیہ کے دھوکہ اور فریب کا نہایت بُری طرح شکار ہو گیا ہے۔ اور اس بارے میں اس نے ایسی رائے زنی کی ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے ساتھ قطعاً انصاف نہیں کیا گیا۔ اور اس طرح سکھوں اور احمدیوں کے درمیان دانستہ یا نادانستہ منافرت پیدا کرنے کا مرتکب ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جس تحریر کو معاصر "شیر پنجاب" نے آج "گشتی چٹھی" اور "احمدی جماعت کے احمدیوں کے نام ایک سرکلر" قرار دیا ہے۔ وہ نہ تو گشتی چٹھی ہے۔ اور نہ احمدیوں کے نام سرکلر بلکہ چند نوٹ ہیں۔ جو انفرادی رنگ میں "حفاظت قادیان" کے عنوان سے اسوقت لکھے گئے جبکہ قادیان کے اردگرد کے دیہات کے سکھوں نے بہت بڑی تعداد میں جمع ہو کر ایک طرف تو پولیس کی موجودگی میں مذبح گرا دیا۔ حتیٰ کہ تمام اینٹوں کو بھی توڑ پھوڑ دیا۔ اور قادیان پر حملہ کر کے اسے لوٹ لینے کی دھمکیاں دیں۔ اور دوسری طرف سکھوں کی اس دھینگا مشتی سے اردگرد کے سکھ دیہات میں نہ صرف احمدیوں پر۔ بلکہ عام مسلمانوں پر بھی کھلم کھلا مظالم توڑے جانے لگے۔ کئی دیہات میں لڑائیوں حتےٰ کہ کشت وخون تک نوبت پہونچ گئی۔ اور ایک گاؤں کے مسلمان تو سکھوں کے مظالم سے تنگ آ کر دوسرے دیہات میں جا بسے۔

اس وقت قادیان اور اردگرد کے دیہات میں سکھوں نے حالات کو اس درجہ نازک بنا دیا تھا۔ کہ ایک لمبے عرصہ کے لئے حکومت کو قادیان میں کافی پیدل فوج اور سوار رکھنے پڑے۔ جو روزانہ اردگرد کے دیہات کا دورہ کرتے رہے۔ یہ تھے وہ نازک اور خطرناک حالات جو سکھوں کے ایک طبقہ نے سنہ ۱۹۲۹ء میں قادیان اور نواحی دیہات میں پیدا کر دیئے اور جن کی روک تھام اور اپنی جان ومال اور عزت کی حفاظت کے پیش نظر ذاتی طور پر اس وقت وہ تجاویز نوٹ کی گئیں جنہیں آج ۱۲ سال کے بعد "شیر پنجاب" جماعت احمدیہ کے نام سرکلر اور گشتی چٹھی قرار دے کر یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ گویا ایسی چٹھی بھیجی گئی ہے۔ حالانکہ نہ یہ چٹھی ہے۔ نہ سرکار تھے کہ اس پر لکھنے والے کا نام تک نہیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا ایسے حالات میں جن کا مختصراً اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کسی شخص کو اتنا بھی حق حاصل نہیں۔ کہ فتنہ کو دور کرنے اور اپنی جان ومال کی حفاظت کرنے کے متعلق اس کے ذہن میں جو بات آئے۔ اسے نوٹ کر لے۔ ہر معقول پسند انسان تسلیم کرے گا۔ کہ قانون شکنوں اور مظالم توڑنے والوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر شخص کو قانون کے اندر رہ کر اپنی اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کے لئے نہ صرف تدابیر سوچنے بلکہ ان پر عمل کرنے کا بھی پورا پورا حق حاصل ہے۔ اور یہی وہ حق ہے جسے نہایت معمولی پیرایہ میں اس تحریر میں استعمال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اگر کوئی شخص ٹھنڈے دل سے اور ان حالات کو پیش نظر رکھ کر جن میں وہ تحریر لکھی گئی تھی۔ اس کا مطالعہ کرے۔ تو یقیناً اسی نتیجہ پر پہونچے گا۔ کہ سکھوں کے مظالم کے مقابلہ میں اپنی حفاظت کی تجاویز مرتب کی گئی ہیں۔ اور اس پھر انہیں بھی نہ شائع کیا۔ نہ کہیں بھیجا بلکہ حالات کے رو براہ ہو جانے کی وجہ سے بند ہی رکھا۔ حتیٰ کہ کسی شریر النفس نے اسے چرا کر شرارت پھیلانے کا ذریعہ بنا لیا۔

معاصر "شیر پنجاب" کو جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ کھڑا کرنے کی کوشش کرنے والوں کی باتوں میں نہیں آنا چاہئے تھا اور مطمئن رہنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ ہر مذہب وملت کے لوگوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے کی خواہاں ہے۔ اور سمجھدار اور سنجیدہ سکھوں کے ساتھ ہمارے نہایت اچھے تعلقات ہیں۔

مذکورہ بالا تحریر کے متعلق غلط فہمی پیدا ہونے کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہ اس کی جو نقل پیش کی جاتی ہے۔ اس کے اوپر یہ الفاظ لکھے جاتے ہیں "دفتر ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ دارالامان قادیان ضلع گورداسپور پنجاب" اور ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس دفتر سے یہ تحریر بطور چٹھی بھیجی گئی۔ حالانکہ یہ الفاظ اس تحریر کا کوئی حصہ نہیں۔ بلکہ اتفاقیہ طور پر وہ ایسے کاغذ پر لکھی گئی۔ جس پر مذکورہ بالا الفاظ میں عنوان چھپا ہوا تھا۔

پس یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ اس قسم کا کوئی سرکلر انجمن احمدیہ کی طرف سے کبھی جاری کیا گیا۔

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ہجرت ۱۳۲۰ہش۔ کنجیجی (سندھ) سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۸ راپریل کی اطلاع جو آج موصول ہوئی ہے یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ حضور کے اہل بیت اور خدام بھی بخیر وعافیت ہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

آج عصر کے بعد مدرسہ احمدیہ کی ساتویں کلاس کے طلباء نے فارغ ہونے والی ساتویں کلاس کو الوداعی پارٹی دی جس میں متعدد اصحاب نے شمولیت فرمائی۔ موجودہ کلاس کی طرف سے ایڈریس پیش کیا گیا جس کا جانے والی کلاس کی طرف سے جواب دیا گیا۔ آخر میں جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے نے طلبا کو نصائح فرمائیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کی پیشکش

احمدیت زندہ مذہب ہے اور احمدی قوم ہی آج صفحہ ارض پر ایک زندہ قوم ہے بلکہ رہتی دنیا تک ہمیشہ زندہ رہنے والی۔ اور مخلوق خدا کو حقیقی روحانی زندگی بخشنے والی واحد جماعت ہے۔ کیونکہ اس کے اندر قومی زندگی کے دوام کے لئے نوجوانوں کی ایک زندہ تنظیم موجود ہے۔ خدام الاحمدیہ اپنی اصلاح کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کی اصلاح میں نہ صرف قوم کی اصلاح ہے بلکہ دنیائے عالم کی اصلاح کا مدار بھی انہی پر ہے۔ خدام الاحمدیہ جہاں اعلیٰ اخلاق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہاں ایثار و قربانی کا صحیح جذبہ بھی پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ ساعی رہتے ہیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے عظیم الشان اخلاف اپنے پیچھے چھوڑیں۔ اور موجودہ دنیا کے لئے نیک نمونہ پیش کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے تعمیر عمارت کے لئے جو تحریک کی گئی ہے خدام نے اس کے متعلق حیرت انگیز ایثار کا اظہار کیا۔ ایک گزشتہ اعلان میں مجالس مقامی کی ایک ہزار روپیہ کی پیشکش کے متعلق اطلاع دی گئی ہے۔ اب مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کی طرف سے جس کے اراکین کی تعداد تقریباً ۳۵ ہے۔ اور جن میں سے اکثر طالب علم ہیں ایک سو روپیہ کا وعدہ موصول ہوا ہے۔ یہ وعدہ صرف اراکین کی طرف سے ہے۔ غیر اراکین احباب جماعت سے تعمیر عمارت کے لئے عطیہ جات کے وعدے اس کے علاوہ ہوں گے۔ دیگر مجالس بیرون کو بھی چاہیئے کہ مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کی طرح چندہ کی فراہمی کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ اور جن مجالس کی طرف سے تاحال وعدے موصول نہیں ہوئے وہ جلد اپنے وعدوں سے خاکسار کو اطلاع بخشیں۔

خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خاتم النبیین کے معنی

"ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے۔ مگر وہ رسول اللہ ہے۔ اور خاتم الانبیاء ہے۔ اب ظاہر ہے کہ لکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا۔ یعنی جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی۔ وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا سو لکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے بعد براہ راست فیوض نبوت منقطع ہو گئے۔ اور اب کمال نبوت صرف اسی شخص کو ملے گا۔ جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مہر رکھتا ہوگا۔ اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا اور آپ کا وارث ہوگا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی۔ اور دوسرے طور سے اثبات بھی کیا گیا۔ تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت انا شانئک ھو الابتر میں ہے دُور کیا جائے۔ ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو۔ اس طرح پر تو منقطع ہے۔ کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں۔ کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو۔ یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو۔ اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں۔ نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ابتر رکھتا ہے۔"

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی)

اخبار احمدیہ

اعلانات نکاح (۱) میرے لڑکے میاں عثمان نور سب انسپکٹر آف پولیس کا نکاح مولوی عبدالرشید خان صاحب بنارس کی لڑکی کنیز فاطمہ سے دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا گیا۔ احباب دعا کریں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار نور محمد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پوری (۲) مولوی محمد حسین صاحب آزاد ولد میاں کریم بخش صاحب ساکن قادیان کا نکاح فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت مستری محمد یعقوب صاحب قادیان سے چارصد روپیہ مہر پر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۲۵ اپریل کو پڑھا خدا مبارک کرے۔ خاکسار عبدالرحمن بھٹی قادیان (۳) سید محمود اللہ شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی نے مرزا عطاء الرحمن صاحب ابن مرزا برکت علی صاحب کا نکاح رضیہ بیگم صاحبہ بنت بھائی شیر محمد صاحب قریشی سے ۳۰ مارچ ۱۹۴۱ء کو پندرہ سو شلنگ مہر پر مسجد احمدیہ نیروبی میں پڑھا خدا تعالےٰ بابرکت کرے۔ خاکسار مرزا ظہیر الدین قادیان

ولادت:۔ (۱) مولوی خلیل الرحمن صاحب خادم سب ڈپٹی کلکٹر گوپال پور کے ہاں ۲۲؍ اللہ تعالےٰ نے چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود نو کے حق میں دعائے خیر کریں۔ خاکسار قریشی محمد حنیف قمر (۲) خاکسار کے ہاں ۹ مارچ کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبدالغفور نام تجویز فرمایا ہے احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ دین کا خادم بنائے۔ خاکسار عبدالشکور رسول گنج اجمیر

درخواست دعا: چودھری نصیر احمد صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ریلوے لیبر کا لڑکا ظہیر احمد سخت بیمار ہے۔ احباب دعا کریں۔

دعائے نعم البدل: (۱) میرے بھائی کا لڑکا ۱۲ راپریل کو بقضائے الٰہی فوت ہو گیا ہے اور اس سے قبل بھی ایک بچہ فوت ہو چکا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار عبدالرحمن از گنج (۲) رقیمہ بنت سید سلیم شاہ صاحب نواسی سید محمد اسمٰعیل صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ بعمر چار ماہ ... قضائے الٰہی سے ۳۰ راپریل ۱۹۴۱ء کو فوت ہوگئی ہے۔ احباب نعم البدل اور صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

عالمِ برزخ کے بعض کوائف

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(۱۵)

جس طرح ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ذریعے نعمائے جنت سے فائدہ اٹھانے کی حسّیں حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایمان اور اعمالِ صالحہ کے بالمقابل کفر اور بدعملیوں کے ذریعے جہنم کی سزا کے تکلیف اٹھانے کے لئے حسّیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور جس طرح مریض سوءِ ہضم وہیضہ اور مبتلائے عوارض سقے و اسہالات و بدہضمی مقوی سے مقوی اور لطیف سے لطیف اور خوش ذائقہ سے خوش ذائقہ ماکولات اور مشروبات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسی طرح ایک جہنمی نعمائے جنت سے بوجہ عدم تناسب فائدہ نہیں حاصل کر سکتا۔ اور جس طرح مریض کا مرض اچھے کھانے سے لطف اور فائدہ اٹھانے کے درمیان روک ہے۔ لیکن جب معالجہ اور مداوی سے مرض دُور ہو جائے۔ تو فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح نعمائے جنت سے استفادہ کا حال ہے۔ قرآن کریم نے انہی معنوں میں دعائے فاتحہ کو بطور معمولات کے پیش کیا ہے۔ کہ تم منعمین کے انعامات کی راہ طلب کرو۔ یعنی وہ ذریعہ جس سے انعامات انعامات محسوس ہوں۔ ورنہ مغضوب علیھم اور ضالّین کی طبیعت اور حالت کے ساتھ انعامات بجائے انعامات کے ایک غضب اور ضلالت کے معنوں میں قابلِ نفرت معلوم ہوں گے ؎

(۱۶)

انسان کا ابدی حیات کا وارث بننا جس قانون کے ماتحت ہے۔ وہ انسان کی دائمی عبودیت کے لئے اس کی نیت ہے۔ جو جذباتِ محبتِ الٰہیہ کے ساتھ اعمالِ صالحہ کو ظہور میں لاتی ہے۔ اور نیۃ المومن خیر من عملہ کا ارشاد انہی معنوں میں ہے۔ کہ مومن کی نیت اس کے اعمال سے بہتر اور افضل ہے کیونکہ اعمال کا معاہدہ تو موت تک ہے لیکن عبودیت کی نیت تو مومن کی تا ابد ہے۔ اور موت کا وُرود اور وقوع تو انسان کے اختیار سے باہر ہے۔ جس سے سلسلۂ اعمال کا انقطاع لازم آتا ہے۔ لیکن رُوح جو موت سے پہلے اور موت کے بعد بھی رہنے والی ہے اور نیت رُوح کے ساتھ ہے۔ پس جنت کی دائمی حیات نیت کی وجہ سے ہوگی ؎

(۱۷)

کلّ شیءٍ ھالکٌ الّا وجھہٗ اور کلّ من علیھا فانٍ ویبقٰی وجہ ربّک ذوالجلال والاکرام سے بھی حیاتِ ابدی اور بقائے دائمی کا فلسفہ یہی بیان کیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی توجہ جو جلالِ الٰہی اور اکرامِ الٰہی کے معنوں میں پائی جائے گی۔ وہ ایک طرف جلال سے انسان کو سفلی جذبات سے پاک کر دینے سے اسے فانی فی اللہ کر دے گی۔ دوسری طرف اکرام سے ابدی حیاتِ الٰہیہ کی برکات سے مستفیض ہونے سے وہ دائمی حیات اور ابدی زندگی کا فیض حاصل کرے گی۔ وجہ کے لفظ میں توجہ کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی آیت قد نریٰ تقلّب وجھک (بقرہ) اور آیت یخل لکم وجہ ابیکم (یوسف) میں وجہ کا لفظ خود توجہ کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ پس اس لحاظ سے فقرہ الّا وجھہٗ اور فقرہ یبقٰی وجہ ربّک کا ان معنوں میں بھی ہے۔ کہ ہر ایک چیز ہلاک ہونے والی ہے لیکن وہ چیز مستثنیٰ ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ کی توجہ پائی جائے گی۔ جو کچھ زمین پر پایا جاتا ہے۔ وہ فنا ہونے والا ہے۔ باقی وہی رہے گا جس کے بقاء کے لئے تیرے رب کی توجہ پائی جائے گی۔ اور اس توجہ کا پایا جانا بھی دو طرح پر ہے۔ ایک اس طرح کہ خدا تعالیٰ کی توجہ کسی چیز کے بقاء کے لئے پائی جائے۔ دوسرے انسان کی توجہ جو نیت اور اعمالِ صالحہ کے وقت للّٰہیت کے معنوں میں پائی جائے ؎

پس انسان کی توجہ جو نیت، اور اعمالِ صالحہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوگی۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پر برکت نازل ہوگی۔ کہ وہ عمل اپنی دائمی جزاء کے لحاظ سے فنا نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ خدا کے لئے ہے۔ اور خدا کی چیز ہے۔ پس خدا کے تعلق کے لحاظ سے اسے بقاء کی برکت ملیگی اور اس طرح سے ایسا انسان ابدی حیات کا وارث بنایا جائے گا ؎

(۱۸)

چونکہ انسان کی زندگی کی اصل غرض خدا تعالیٰ کا عبد بننا ہے۔ اور عبد بننے کی غرض حسب ارشاد صبغۃ اللّٰہ ومن احسن من اللّٰہ صبغۃ ونحن لہٗ عابدون۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے رنگ سے رنگین ہونا اور حسب ارشاد تخلّقوا باخلاق اللّٰہ خدا تعالیٰ کے اخلاقِ حسنہ سے ہمرنگ بننا ہے۔ اس لئے نیکی اپنی حقیقی، اور کامل تعریف کے لحاظ سے یہ ہوگی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاقِ حسنہ کی مناسبت کو ملحوظ رکھ کر عمل کرنا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کو مقصد بنا کر اس کی رضاء کے لئے عمل کرنا۔ اور بدی یہ ہوگی۔ کہ اس مقصد کی خلاف ورزی میں کسی خلق اور عمل کا ظہور میں لانا ؎

(۱۹)

انسان کے لئے دو ہی جہتیں مقرر کی گئی ہیں۔ ایک وہ جو بلندی کی طرف ہے۔ دوسری وہ جو پستی کی طرف ہے اگر انسان لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کے مرتبہ میں زندگی بسر کرے۔ تو یہ اعلیٰ علّیین کے بلند ترین مقام تک پہنچتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی توحید کامل میں محو ہونے کے بعد باقی باللہ ہونے کا اعلیٰ مرتبہ اور مقام ہے اور اگر ہوائے نفس کی پیروی میں زندگی بسر کرے۔ تو پھر اولٰئک کالانعام بل ھم اضل کے اسفل السافلین کے اتھاہ گڑھے میں گرتا اور محجوبانہ حالات کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بہت دُور جا پڑتا ہے۔ حتّٰی کہ وہ خدا کو مقصدِ حیات بنانے کی حقیقت کا اتنا بھی شناسا نہیں رہتا۔ جتنا کہ جمادی وجود حیوانی وجود کا۔

پس جب تک خدا کے سوا تمام چیزیں اس کی نگاہِ مقصد سے نیچے اتر کر اوجھل نہ ہو جائیں۔ تب تک خدا کا چہرہ اس کے سامنے جلوہ نما نہیں ہو سکتا۔ لا الٰہ الّا اللّٰہ کے لا کی نفی۔ اور اثبات کا مطلب اسی معرفت پر مبنی ہے قرآن کریم میں من اعرض عن ذکری فانّ لہٗ معیشۃً ضنکا بھی انہی معنوں میں ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے الگ ہو کر کائناتِ عالم کو مقصد بنا کر قل متاع الدنیا قلیل کے معنوں میں بالکل کمتر اور کہتر چیز ہے۔ اور خدا کو چھوڑ کر دُنیا کو مقصد بنانا انسانی قلب کے لئے کبھی بھی سچی اور دائمی راحت اور طمانیت کا موجب نہیں بن سکتا۔ بلکہ نار اللّٰہ الموقدۃ التی تطّلع علی الافئدۃ کے رُو سے خدا کے سوا ہر ایک چیز کا مقصد بنایا جانا بوجہ عدم مناسبت ظرفِ فطرتِ انسانی و بوجہ شئے قلیل بمقابلہ ظرفِ وسیع ایک طرح کی سوزشِ قلب کا باعث ہے۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اس مضمون کو دوزخ کی مثال میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یوم نقول لجھنّم ھل امتلئت فتقول ھل من مزید یعنی جس دن ہم دوزخ سے کہیں گے۔ کہ ابھی بھری ہے۔ کہ نہیں۔ تب وہ کہے گی اور زیادہ چاہیئے۔ حدیث میں آتا ہے فیضع اللّٰہ قدمہ فتقول قط قط یعنی پھر اللہ تعالیٰ دوزخ میں اپنا قدم رکھ دے گا تب دوزخ کہے گی۔ بس بس اب بھری گئی۔ اس مثال میں بھی بتایا گیا۔ کہ حقیقی اطمینان قلب خدا تعالیٰ اور اس کے ذکر کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔ سچ ہے۔ الا بذکر اللّٰہ تطمئنّ القلوب کہ دلوں کی تسلی اللہ تعالیٰ ہی کی یاد سے وابستہ ہے ؎

ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں

اخبار الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں "ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں" کے عنوان سے ایک اعلان نظارت ہذا کی طرف سے شائع کرایا گیا تھا۔ اس پر ایک دوست نے دو سوال بھیجے۔ ان کے جواب مفتی صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ سے لکھوا کر ان کو بھجوائے گئے۔ اب احباب کی آگاہی کے لئے اخبار میں شائع کرائے جاتے ہیں (نظارت امور عامہ)

سوال نمبر ۱

"ولی کے بغیر نکاح جائز نہیں" بالکل صحیح "لڑکی کی مرضی کے بغیر بھی نکاح نہیں ہوسکتا" یہ بھی درست ہے۔ لیکن اگر لڑکی اور ولی کی رضامندی میں تضاد واقع ہو جائے۔ تو اس کے حل کی کیا صورت ہے۔ ولی اس کے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں۔ کیا لڑکی بغیر نکاح کے بیٹھی رہے۔ اس تضاد کے ازالہ کی کوئی صورت ہے؟ اس کے لئے کس کی مرضی کو مقدم کیا جائے گا۔

الجواب

شارع نے رضاء ولی اور رضائے منکوحہ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے ایما امرأۃ نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل۔ فنکاحھا باطل۔ فنکاحھا باطل۔ فان دخل بھا فلھا المھر بما استحل من فرجھا الخ یعنی جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔ اس کا نکاح باطل ہے۔ اس کا نکاح باطل ہے اگر وہ مرد اس کے ساتھ ہم بستر ہو۔ تو اس کی وجہ سے اس کو مہر دینا ہوگا۔

اس کو نسائی کے سوا باقی صحاح ستہ والوں نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کو حضرت عائشہ رضؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرۃ رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لاتنکح الایم حتی تستامر ولا البکر حتی تستاذن۔ قالوا یا رسول اللہ کیف اذنھا قال ان تسکت رواہ الجماعۃ۔ کسی بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اذن نہ لیا جائے اور نہ کسی کنواری کا نکاح کیا جائے جب تک کہ اس سے اذن نہ لیا جائے سننے والوں نے کہا۔ یا رسول اللہ اس کا اذن کس طرح ہوسکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا سکوت ہی اس کا اذن ہے۔ اس کو سب صحاح ستہ والوں نے روایت کیا ہے۔

پہلی حدیث سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ عورت جو بغیر ولی کے نکاح کرے خواہ کنواری ہو یا ثیبہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے نکاح کو باطل قرار دیتے ہیں۔ مگر فقہ حنفیہ میں لکھتے ہیں۔ کہ ثیبہ (بیوہ) کے نکاح کے لئے ولی کے اذن کی ضرورت نہیں وہ خود اپنا نکاح کرسکتی ہے۔ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی ولی کسی عورت کا جو اذن دینے کے قابل ہو اس کا نکاح اذن حاصل کرنے کے بغیر نہ کرے۔ مگر اس میں بھی بعض فقہا نے باپ دادا کو مستثنیٰ کردیا ہے کہ ان کو اذن لینے کی کوئی ضرورت نہیں

اب میں اس صورت کو لیتا ہوں کہ ولی اور عورت میں اختلاف ہو جائے تو کیا کرنا چاہیئے۔ اس صورت کا جواب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی بتا دیا ہے۔ مگر علما نے اس کو چھوڑ کر مولویانہ استدلالوں کے ساتھ اور اور خیال پیش کرکے اس کو حل کیا ہے۔ مثلاً امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ تو کہتے ہیں۔ کہ باپ دادا کے ساتھ اگر عورت کا اختلاف ہو۔ تو باپ دادا کی رائے مقدم ہوگی۔ اور وہ بغیر عورت کی رضا کے نکاح کرسکتے ہیں سب علماء حنفیہ نے اس نزاع میں یوں فیصلہ کیا ہے۔ کہ بیوہ کی رائے ولی کی رائے کے مقابلہ میں ترجیح رکھتی ہے۔ لہذا ولی کی رائے کے خلاف جہاں نکاح کرنا چاہتی ہے کرے۔ اور بکر کی رائے پر ولی کی رائے مقدم ہے۔ لہذا بکر کے باوجود مخالفت کے اس کا ولی خواہ دور کا ہو اس کا نکاح اس سے کرسکتا ہے۔ کہ جس سے بکر نفرت یا انکار کرتی ہو۔ استدلال ان کا اس حدیث سے ہے۔ الثیب احق بنفسھا من ولیھا وہ کہتے ہیں۔ کہ اس سے بکر کا حکم خود معلوم ہوگیا۔ کہ اس کی رائے ولی کی رائے کے مقابلہ میں قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ ولی کی رائے کو ترجیح ہوگی۔ حالانکہ یہ دونوں ترجیحیں خواہ ثیبہ کی رائے کو ترجیح دیں۔ یا بکر کی رائے پر ولی کی رائے کو ترجیح دیدیں۔ ان پہلی دو حدیثوں میں سے جو اس بارہ میں اصل اصول اور بنیادی چیز ہیں ان کے خلاف ہے۔ مثلاً ثیبہ کی رائے کو ترجیح دی۔ تو اب اس کا نکاح بغیر ولی کے ہوگا۔ اور ایسے نکاح کو پہلی حدیث میں فنکاحھا باطل کا حکم مل چکا۔ اور ولی کی رائے کو بکر کی رائے کے مقابلے میں ترجیح دیں۔ تو یہ نکاح بغیر استیذان بکر ہوا۔ اور یہ دوسری حدیث کے خلاف ہے۔ جس میں حکم تھا کہ البکر تستاذن حالانکہ اس اختلاف والی صورت کا فیصلہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پہلی حدیث میں کر دیا ہے۔ اسی حدیث میں آتا ہے فان شجروا فالسلطان ولی من لا ولی لہ۔ اگر ان میں جھگڑا ہو جائے تو حاکم اس کا ولی ہے۔ کیونکہ اختلاف کی وجہ سے ولی اس معاملہ میں ولی نہیں رہا اور جس کا کوئی ولی نہ ہو۔ اس کا حاکم ولی ہوتا ہے۔ اب حاکم اپنی رائے سے اس کا مناسب فیصلہ کرے۔ اور کسی مناسب جگہ لڑکی کی شادی کردے۔ مگر اس میں بھی ولی کو جبر کی اجازت نہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا خلفا کے زمانہ میں جب کبھی ایسا اختلاف ہوا۔ ولی یا عورت نے خود ہی فیصلہ نہیں کر لیا۔ بلکہ وہ صاحب الکل کے پاس معاملہ پیش کرکے پھر اس کی رائے کے مطابق فیصلہ کرتے رہے۔ اور ہمارے ہاں تو خداوند تعالے نے اس کی آسانی کردی ہوئی ہے۔ اور ایسے وقت نظارت امور عامہ جس کو یہ اختیار دیا گیا ہے ولی من لا ولی لہ کی مصداق ہے۔

یہاں پر میں ایک اور بات بھی لکھ دیتا ہوں۔ کہ وہ بھی ایسے جھگڑوں کو ختم کر دینے والی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آمروا النساء فی بناتھن رواہ احمد وابو داؤد یعنی عورتوں کی مرضی بھی حاصل کر لیا کرو۔ ان کی لڑکیوں کے نکاح کے بارے میں اس کو احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔ عورتوں کی رضا جب ولی حاصل کریگا اور پھر نکاح کرنے پر تیار ہوگا۔ تو جھگڑے کی بات نہیں رہے گی۔ کیونکہ عورتیں تبھی رضا کا اظہار کریں گی۔ جبکہ لڑکی بھی راضی ہو۔ اگر لڑکی راضی نہ ہوگی۔ تو پھر وہ عورت کبھی یہ نہیں کہے گی۔ کہ میں راضی ہوں۔ جب خلاف ہوگا تو پھر وہی پہلی صورت ہوگی۔

سوال نمبر ۲

فاتر العقل۔ مخبوط الحواس اور پاگل ولی نہیں ہوسکتے۔ تو وہ ولی جو لڑکی کی پرورش اور نگرانی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اور لڑکی کی دیکھ بھال میں اس کو وہی نسبت ہے جو بالکل کسی اجنبی کو ہے کیونکر ولی ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں حقیقتاً لڑکی کی پرورش کرنے اور دل سے اس کی بہبودی چاہنے اور اس کے لئے تمام اخراجات برداشت کرنیوالے دور کے رشتہ دار کی بجائے اس برائے نام ولی کی ولائت جہاں تک لڑکی کی بہبودی اور عاقبت اندیشی کا تعلق ہے بالکل بے معنی ہے۔ اگر بعض ولیوں کی ولائت اس لئے موثر نہیں۔ کہ وہ عقل اور ہوش سے بے بہرہ ہیں۔ تو ایسے ولی جو عقلمند کہلانے کے باوجود لڑکی کے حق میں کالانعام بل ھو اضل ہیں کیونکر حقیقی ولی قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ فاتر العقل اور مجنون تو صرف عقل سے عاری ہیں۔ اور یہ عاقل کہلانے والے عقل اور اخلاق دونوں سے عاری ہوتے ہیں۔ ایسے ولی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ خصوصاً مالابار میں جہاں لڑکیاں شادی کے بعد اپنی والدہ کے ہاں ہی رہتی ہیں۔ بعض آدمی شادی کرکے کچھ عرصہ کے بعد اپنی بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اس عرصہ میں ان کے ہاں کوئی لڑکی پیدا ہو جاتی ہے

جس کی پرورش اس کی ماں۔ ماموں۔ نانا پر موقوف رہتی ہے۔ باپ اس لڑکی کو دیکھتا تک نہیں۔ اور نہ ایک دھیلا خرچ دیتا ہے لڑکی مرے۔ جئے۔ اس کی بلا سے لڑکی کی بھلائی برائی سے اسے دور کا بھی تعلق نہیں۔ لڑکی بغیر نانا یا ماموں یا بغیر بڑے بھائی کی کفالت میں پرورش پاکر آخر عمرِ نکاح کو پہونچتی ہے۔ اور شادی کے اخراجات بھی وہی برداشت کرتے ہیں اس صورت میں بھی کیا اس کا باپ ہی اس کا ولی بنے گا۔ خصوصاً جبکہ لڑکی وہ بر پسند نہیں کرتی۔ جو کسی لالچ یا کسی اور وجہ سے باپ تجویز کرتا ہے۔

الجواب

شریعت نے ولایت کا دارومدار پرورش پر نہیں رکھا۔ پرورش تو ایک اجنبی آدمی بھی کر سکتا ہے۔ بلکہ شریعت نے اس کی بنا اسی اصل پر رکھی ہے۔ کہ جس پر وراثت تقسیم ہوتی ہے۔ ہاں ہر ایک قاعدہ میں کوئی نہ کوئی شاذ صورت بھی ہوتی ہے۔ عصبیت وہ چیز ہے۔ کہ جس میں ضرور ہمدردی غمخواری اور ذمہ واری ایک دوسرے کی پائی جاتی ہے۔ ہاں شاذونادر ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ باپ بھائی تک بھی ان چیزوں سے خالی ہوتے ہیں۔ مگر ایسے نوادر کے ساتھ قاعدہ غلط نہیں ہوسکتا۔ ہاں ایسے شاذونادر موقعہ کے لئے شریعت میں تدارک کی صورتیں رکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً جیسی صورتیں آپ نے لکھا ہے۔ کہ دور کا ولی ہے۔ اور نزدیک کا ولی پاگل ہوگیا ہے۔ یا باپ یعنے مرد عورت کو اس کے ماں باپ کے پاس چھوڑ کر لاتعلق ہو جاتا ہے۔ اور اس کی پرورش نانا نانی یا ماموں وغیرہ کرتے ہیں۔ اس میں باپ کو کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ ایسی صورتوں کا وہی جواب ہے جو کہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں کہ اگر والدہ سے مشورہ کیا جائے گا۔ تو اختلاف کی صورت دور ہو جائے گی۔ ورنہ اختلاف کی صورت میں السلطان ولی من لا ولی لہ والی حدیث کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

(دستخط) مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

جناب مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات میں لفظ نبی کا استعمال

مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے لفظ نبی اور رسول کے استعمال کے ذکر پر اب مولوی صاحب کی طرف سے جو عذرات پیش کئے جا رہے ہیں ان میں سے ایک کی حقیقت ایک گذشتہ پرچہ میں واضح کی جا چکی ہے۔ دوسرا عذر آپ کی طرف سے یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ

"مجھے اس سے کبھی انکار نہیں ہوا۔ کہ میری تحریر میں باتباع بانیٔ سلسلہ بعض وقت لفظ نبی مجاز اور استعارہ کے رنگ میں یا اپنے لغوی معنے میں۔ یعنے پیشگوئی کرنے والے کے معنے میں استعمال ہوا ہے۔ اور یہ بات نہ بانیٔ سلسلہ سے مخاص ہے۔ نہ مجھ سے۔ بلکہ کئی اولیاء اللہ کے کلام میں یہ استعمال پایا جاتا ہے ......

.... میں لفظ نبی اصطلاح شریعت میں نہیں بلکہ لغوی معنے کے لحاظ سے استعمال کرتا رہا ہوں۔ اور باب نبوت کو مسدود سمجھتا ہوں"

(پیغام صلح ۲۱ اپریل ۱۹۴۱ء)

مولوی صاحب کے اس عذر پر غور کرنے کے لئے ان کی ایک تحریر کو بطور مثال لیا جاتا ہے۔ جو امید ہے اس مسئلہ کو بالکل صاف کر دے گی۔ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ٹریکٹ بزبان انگریزی شائع کیا۔ جس کا نام ہے (Ahmad the Promised Messiah) اس کے صفحہ ۲۵ پر آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"This movement holds that the Holy prophet is the seal of prophets & no other prophet can appear after him except one who is spiritually his disciple & who receives the gift of prophecy through him. It is only a true Muslim who walks in the foot steps of Holy prophet that can become a prophet."

اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے:۔

"یہ سلسلہ مانتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ سوائے اس ایک کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے۔ اور انعام نبوت آپ کے ذریعہ سے پاتا ہے۔ یہ صرف ایک سچا مسلم ہی ہے۔ جو نبی مقدس کی پیروی کرکے نبی بن سکتا ہے۔"

آج جناب مولوی محمد علی صاحب یہ فرما رہے ہیں۔ کہ نبی کا لفظ آپ نے پیشگوئی کرنے والے کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ جو در اصل اس لفظ کے لغوی معنے ہیں۔ اور یہ بات دوسرے اولیاء اللہ کے کلام میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا حوالہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس تحریر میں آپ نے لفظ Holy prophet کا استعمال دوبار اور محض prophet کا تین بار کیا ہے۔ نیز آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اس عبارت میں seal of prophets کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ لیکن کیا وہ فرما سکتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشگوئیاں کرنیوالوں کی مہر قرار دیا۔ اور کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ امتیازی یعنی خاتم النبیین کے معنے یہی ہیں کہ آپ پیشگوئیاں کرنے والوں کی مہر ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس کا ایک واضح ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق seal of prophets کا لفظ استعمال کرنے کے بعد دوسرے فقرے میں اس کے معنے بھی بیان کر دئیے ہیں۔ کہ "آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ سوائے اس ایک کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے" گویا seal of prophets کہہ کر آپ نے ایک چیز کی نفی کی ہے۔ یعنی یہ کہ "آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا" اور پھر ایک استثنے کیا ہے۔ یعنی "سوائے اس ایک کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے" اور یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ مستثنےٰ ہمیشہ مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہی ہوتا ہے۔ کبھی اس کے خلاف نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی کہے۔ کہ اب کوئی بادشاہ نہیں ہوگا سوائے زید کے تو اس فقرہ کے سوائے اس کے کچھ معنے نہیں ہو سکتے کہ زید بادشاہ ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح یہ کہنا کہ اب کوئی نبی نہیں ہوگا سوائے ایک کے۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ ایک نبی ہوگا۔ اور اگر جناب مولوی محمد علی صاحب کا یہ ڈیفنس جو وہ آج پیش کرتے ہیں۔ یعنے یہ کہ نبی سے یہاں مراد پیشگوئی کرنے والے ہیں۔ درست ہے۔ تو ان کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جملہ "اب کوئی نبی نہیں ہوگا" میں بھی نبی سے مراد پیشگوئی کرنے والا ہی ہے۔ اور اس طرح مولوی صاحب کی عبارت کے یہ معنے بن جائیں گے کہ "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ سوائے اس ایک پیشگوئی کرنے والے کے جو روحانی طور پر آپ کا شاگرد ہے" مگر ظاہر ہے کہ اس طرح یہ کلام بالکل مہمل اور بے معنی ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایسی ہی بات ہے کہ کسی سبزی فروش سے پوچھا جائے کہ تمہارے پاس کچھ آم ہیں۔ تو وہ کہے کہ آموں میں سے اب صرف ایک خربوزہ باقی ہے۔

پس جناب مولوی صاحب آج جو معنے پیش کرتے ہیں وہ کسی طرح بھی درست نہیں اور وہ پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ جس زمانہ میں یہ تحریر شائع ہوئی۔ اس وقت ان کا یہ مطلب ہرگز نہ تھا۔ در اصل مولوی صاحب کے لئے سوائے اس کے کوئی مفر نہیں کہ وہ صاف الفاظ میں تسلیم کریں کہ بے شک اس زمانہ میں انکا عقیدہ وہی تھا جو آج جماعت احمدیہ کا ہے۔

[illegible]

بہترین زادِ راہ مہیا کرنے والے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندہ تحریک جدید میں شمولیت کی نیکی ان شاندار اور اعلیٰ اثرات والی نیکیوں میں سے ہے جس کا موقعہ اللہ تعالیٰ نے صدیوں کے بعد جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے حصہ لیتے ہوئے اپنے لئے زادِ راہ مہیا کر رہے ہیں۔

جہاں ہندوستان کی ہر شہری یا زمینہ ار جماعت اس کوشش میں ہے کہ وہ اپنے لئے السابقون الاولون کا حق حاصل کرے۔ اور اپنا وعدہ جلد سے جلد ادا کر دے وہاں بیرون ہند کی جماعتوں کے کارکن اور افراد بھی اس کوشش میں ہیں کہ وہ ۳۱ مئی تک سال ہفتم کا چندہ بھیج دیں۔ تا انہیں بھی ۳۱ مئی تک ادائیگی کی وجہ سے السابقون الاولون کا ثواب حاصل ہو چنانچہ ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین احمد صاحب سنگاپور سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا چندہ ۷۰/- بذریعہ چیک ارسال فرمایا ہے۔ ملک محمد عبد الرحمٰن صاحب وارنٹ آفیسر سوڈان نے سال ہفتم کا وعدہ ۳۵/- داخل کر دیا ہے۔ اسی طرح بابو عبد الرحمٰن صاحب وارنٹ آفیسر ملایا۔ پنانگ نے سال ہفتم کے ۳۵/- مارچ میں ادا کئے۔ اور اب انہوں نے لکھا ہے کہ میں سال ہشتم کے ۴۰/- بھی بہت جلد ارسال کرنے کی فکر میں ہوں۔ سوڈان فیلڈ سروس کے احباب کے جو وعدے حضور کے پیش ہو چکے ہیں۔ ان کے ادا کرنے کے بارے میں وعدہ کرنے والوں نے اپنے گھروں میں لکھ دیا ہے۔ کہ ان کے چندہ تحریک جدید سال ہفتم کی رقم پہلی فرصت میں ادا کر دی جائے۔ ایم احمد صاحب سکائی کنٹوک ملابار نے سال ہفتم کے ۱۰۳/- داخل فرما دیئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزا۔ مکرمی ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن تحریک جدید میں سال اول سے باقاعدہ اور اضافہ کے ساتھ حصہ لیتے چلے آ رہے ہیں

سات‌ویں سال کا وعدہ حضور کے پیش کرتے ہوئے آپ نے لکھا۔

"میں جو اپنا چندہ سال اول سے دیتا آرہا ہوں۔ میں نے جب بھی وعدہ کیا۔ یا اس کی رقم ادا کی ہے۔ تو میری نیت اور ارادہ یہی رہا ہے۔ کہ اس میں اہل میری بیوی دونوں شامل ہیں۔ مگر میں نے اپنی اس نیت اور ارادے کا اظہار کسی وقت بھی وعدوں یا ادائیگی کے وقت نہیں کیا۔ میری بیوی کہہ رہی ہیں کہ جب آپ نے وعدے کے وقت میرے چندے کا اظہار نہیں کیا۔ اور نہ کسی سال میں بھی میرے نام سے دیا ہے تو میرا نام پانچ ہزار میں کس طرح آسکتا ہے اس طرح میں تحریک جدید کے ثواب سے محروم رہوں گی۔ اس لئے میرے نام سے الگ ہر سال کی رقم دیں۔" ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے جو کچھ کہا اور سمجھا ہے وہ درست ہے۔ وعدے کے وقت جب تک تصریح نہ ہو۔ کہ فلاں فلاں کی طرف سے اتنا اتنا چندہ ہے۔ اس وقت تک شمولیت نہیں سمجھی جاسکتی۔ پس وعدہ کرنے والوں کو یاد رہنا چاہئے کہ وعدہ کے وقت جس جس کی طرف سے وہ وعدہ کرنا چاہتے ہیں اس کی نام وار تصریح کر دیا کریں۔ اگر کوئی تصریح نہ ہو۔ تو صرف اس کی طرف سے وعدہ سمجھا جاتا ہے جس کا نام لکھا ہو۔ پس اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ یا والدین یا اپنے دیگر رشتہ داروں کی طرف سے چندہ دیتا ہے۔ تو لازماً وعدہ کے وقت نام وار تصریح کرنی چاہئیے تاکہ ریکارڈ محفوظ رہے۔ اگر ریکارڈ میں کسی کا نام نہیں۔ تو جس کا نام ریکارڈ میں ہے۔ اسی کا ہی وعدہ لکھا جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب نے اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ان کے نام سے سات سالہ چندہ ۵۰/- اور اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے سات سال کا چندہ ۵۰/- اور اپنا ۱۳۵/- دیا۔ اور ان کے بھائی سلطان احمد صاحب نے اپنے ساتویں سال کے ۱۵/- اس طرح تفصیل سے ۲۵۰/- آپ نے ارسال کئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے بھائی سلطان احمد صاحب نے اپنی والدہ صاحبہ مرحومہ کے چندہ میں بھی اپنی طرف سے حصہ ڈالا ہے۔

بیرون ہند کے دوستوں کو سابقون الاولون کا ثواب لینے کے لئے آخر جون تک کوشش کرنی چاہئیے۔ بیرون ہند کے جن احباب کا چندہ سونی صدی جون کے آخر تک بذریعہ چیک یا بذریعہ خط اطلاع ہو جائے گی۔ ان کی فہرست حضرت کے حضور میں دعا کے لئے پیش کی جائے گی۔ مگر ہندوستان کی زمینہ ار اور شہری جماعتوں اور ان کے افراد کو ۳۱ مئی تک داخل کرنے کی جدوجہد کرنی چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار: برکت علی فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مسئلہ نبوت کی تلقین کیلئے ہفتہ منانے کی تجویز

تمام مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ ہر سال ایک ہفتہ مقرر کیا کریں جس میں احباب جماعت کو اختلافی مسائل سے متعلق واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ مرکزی مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی طرف سے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی ہے جس نے اس غرض سے پہلا ہفتہ ۲۴ ہجرت تا ۳۰ ہجرت ۱۳۲۰ھش یعنی ۲۴ مئی تا ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء مقرر کیا ہے۔ اور اس ہفتہ کے لئے مسئلہ نبوت کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ذمہ دار عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا فرض ہے۔ کہ اس ہفتہ میں مسئلہ نبوت کی تلقین و تعلیم کا خاطر خواہ صورت میں انتظام کریں۔ اس ہفتہ میں تمام خدام و انصار کو اپنے حلقہ میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے بالالتزام جلسہ کرنا چاہئیے۔ اس جلسہ میں تقریریں کرنے والے دوست مسئلہ نبوت کے مختلف حصوں پر حسب ذیل ترتیب سے تقریریں کریں۔

پہلا دن بروز ہفتہ بتاریخ ۲۴ ہجرت ۱۳۲۰ھش مسئلہ نبوت از روئے قرآن و حدیث

دن		تاریخ		
دوسرا دن	اتوار	۲۵	" " "	اقوال ائمہ سلف
تیسرا دن	پیر	۲۶	" " "	تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
چوتھا دن	منگل	۲۷	" " "	تحریرات حضرت خلیفۃ المسیح اول
پانچواں دن	بدھ	۲۸	" " "	مسئلہ نبوت از روئے تحریرات مولوی محمد علی صاحب و دیگر اکابر پیغامیین
چھٹا دن	جمعرات	۲۹	" " "	مسئلہ نبوت از روئے دلائل عقلیہ

ساتویں دن گذشتہ چھ اسباق کو دہرایا جائے۔ تقاریر عام فہم ہوں۔ لیکچر کی خاطر نہ ہوں بلکہ تعلیم اور اسباق کی خاطر ہوں۔ دلائل کو سادہ پیرایہ میں بیان کیا جائے۔ اور ضروری حوالے نوٹ کرائے جائیں۔ سامعین میں خواندہ احباب روزانہ تقاریر کے باقاعدہ نوٹ لیں۔ اس امر کا خاص التزام کیا جائے۔ کہ سب ہر روز اپنا سبق اچھی طرح یاد کر کے جلسہ میں شامل ہوں۔ مقررین حضرات کی سہولت کے لئے الفضل میں بھی مسئلہ نبوت کے مقرر کردہ حصوں کے متعلق مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ اس ہفتہ کے دوران یا بعد یعنی مورخہ ۸ احسان مطابق ۸ جون کو تمام خدام و انصار کا امتحان لیا جائے۔ تاکہ یہ معلوم کیا جائے۔ کہ انہوں نے لیکچروں کو توجہ سے اور یاد کیا ہے یا نہیں۔ ناخواندہ اصحاب کا امتحان زبانی لیا جائے۔ اور خواندہ اصحاب کا تحریری۔ امید ہے کہ تمام جماعتیں اپنے فرض کا احساس کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ اس بارہ میں جلد انتظام کرینگی۔ اور اس ہفتہ کو پوری پوری تیاری اور شان سے منانے اور اسے زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینگی و مقرر حضرات کو تقریروں کی تیاری کے لئے حسب ذیل کتب مفید ہونگی۔ حقیقۃ النبوۃ۔ النبوۃ فی القرآن۔ النبوۃ فی الاحادیث رسالہ تبدیلی عقائد مرتبہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دعوۃ الامیر اور تبلیغ ہدایت میں مسئلہ نبوت سے تعلق رکھنے والے حصص وغیرہ۔

خاکسار: عبد الرحیم درد صدر سب کمیٹی

خریداران "الفضل" جن کی خدمت میں وی۔پی ارسال ہونگے

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کا چندہ ۲۱ر اپریل ۱۹۴۱ء سے ۲۰ رمئی ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں۔ جو ماہوار چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام محض اطلاع کی غرض سے شائع کئے گئے ہیں۔ تا وہ حسب دستور چندہ ارسال فرماویں۔ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم ۸ رمئی ۱۹۴۱ء سے قبل اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔ یا اس تاریخ سے قبل وی۔پی رد کرنے کے متعلق اطلاع بھجوا دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے متعلق یہی سمجھا جائیگا۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرمانے کیلئے تیار ہیں۔ پھر اگر اُن کی خدمت میں وی۔پی پہنچے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ وصول فرمائیں بعض دوست نہ رقم ارسال فرماتے ہیں۔ اور نہ وی۔پی رد کرنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب وی۔پی جائے تو واپس کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی گلہ بھی کرتے ہیں۔ کہ پرچہ کیوں بند کیا گیا۔ یہ طریق سراسر نقصان دہ ہے جس سے احباب کو احتراز کرنا چاہیئے۔

(خاکسار منیجر الفضل)

۱۵۲۵۰ چوہدری سلطان علی صاحب
۱۵۲۵۳ - احمد دین صاحب
۱۵۲۶۴ - برکت علی صاحب
۱۵۲۶۵ - کے۔ ایم۔ گل صاحب
۱۵۲۶۹ - ایچ حیدر صاحب
۱۵۲۷۰ - مرزا معظم بیگ صاحب
۱۵۲۷۳ - چوہدری شریف احمد صاحب
۱۵۲۹۷ - اہلیہ صاحبہ احمد صاحب
۱۵۳۰۷ - اطام بخش صاحب
۱۵۳۱۴ - مولوی احمد دین صاحب
۱۵۳۱۸ - نذیر یہ پبلک صاحب
۱۵۳۳۲ - لفٹننٹ محمد اسماعیل صاحب
۱۵۳۳۴ - عبد اللہ خانصاحب
۱۵۳۳۵ - ذوالفقار علی خانصاحب
۱۵۳۵۳ - قاضی محمد شفیق صاحب
۱۵۳۵۷ - چوہدری فتح محمد صاحب
۱۵۳۶۱ - مستری محمد اسماعیل صاحب
۱۵۳۷۷ - شیخ محمد احمد صاحب
۱۵۳۸۱ - اسماعیل شریف صاحب
۱۵۳۸۵ - محمد حسین صاحب
۱۵۳۸۸ - ایم۔ ایم شفیع صاحب
۱۵۴۰۴ - راجہ بشیر الدین احمد صاحب

۱۵۴۱۰ - چوہدری محمد نواز صاحب
۱۵۴۱۹ - " غلام حیدر "
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۳۱ - سلطان احمد صاحب
۱۵۴۳۶ - الٰہی بخش صاحب
۱۵۴۳۷ - سعید احمد صاحب
۱۵۴۵۲ - سید شاہ زمان صاحب
۱۵۴۵۴ - شبیر علی۔ علی محمد صاحبان
۱۵۴۶۱ - لائبریری
۱۵۴۹۸ - محمد شریف صاحب
۱۵۵۱۸ - ایم۔ محمد انور صاحب
۱۵۵۲۰ - محمد مستقیم صاحب
۱۵۵۲۲ - اے۔ آر۔ صوفی خان صاحب
۱۴۸۵۱ - قادر بخش صاحب
۱۴۸۸۰ - ملک بہادر خانصاحب
۱۴۸۸۳ - منشی محمد الدین صاحب
۱۴۸۸۸ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۴۹۲۵ - پریزیڈنٹ صاحب دارالمجاہدین
۱۴۹۴۴ - چوہدری فقیر اللہ صاحب
۱۴۹۶۰ - ایس۔ ایم۔ عمر صاحب
۱۴۹۷۰ - ڈاکٹر فتح الدین صاحب
۱۴۹۷۶ - ملک نبی محمد صاحب
۱۴۹۷۹ - چوہدری اللہ دین صاحب

۱۴۹۸۷ - محمد احمد صاحب
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب
۱۴۹۹۶ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۱۴ - سکریٹری صاحب
۱۵۰۳۸ - سکریٹری صاحب
۱۵۰۶۹ - چراغ دین صاحب
۱۵۰۸۳ - سنر فوق [?] صاحب
۱۵۱۱۶ - منشی محی الدین صاحب
۱۵۱۲۱ - ایم۔ علیمی صاحب
۱۵۱۲۷ - خواجہ عبد الحمید صاحب
۱۵۱۴۵ - عبد المجید صاحب
۱۵۱۵۷ - محمد حنیف صاحب
۱۵۱۷۸ - شیخ محمد اسماعیل صاحب
۱۵۱۸۷ - سکریٹری انجمن احمدیہ
۱۵۲۰۲ - حکیم علی احمد صاحب
۵۲۰۸ - بابو رشید احمد صاحب
۱۵۲۱۲ - چوہدری غلام محمد صاحب
۱۵۲۱۳ - فضل حق صاحب
۱۵۲۱۵ - فتح محمد صاحب
۱۵۲۱۷ - چوہدری رحیم بخش صاحب
۱۵۲۱۸ - خواجہ عبد الرحمن صاحب
۱۵۲۲۸ - چوہدری منظور احمد صاحب

۱۵۲۳۲ - حاجی مہر الدین صاحب
۱۵۲۳۳ - بابو عبد الغفور صاحب
۱۵۲۴۰ - اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ایف۔ اے لطیف صاحب
۱۵۲۴۳ - میر اسحاق علی صاحب
۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۸ - اہلیہ سید عبد المجید صاحب
۱۵۵۴۴ - بشیر احمد صاحب
۱۵۵۶۰ - نذیر احمد صاحب ناصر
۱۵۵۶۷ - محمد شریف صاحب
۱۵۵۶۸ - مفتی محمد اسماعیل صاحب

۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۲ - شیخ عبد الرب صاحب
۱۵۵۷۶ - شیخ عبد الحق صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۵۵۸۲ - لفٹننٹ محمد جی صاحب
۱۵۵۹۴ - چوہدری رحمت اللہ صاحب
۱۵۵۹۶ - بابو محمد انشاء اللہ خانصاحب
۱۵۵۹۷ - چوہدری مقصود علی خان [illegible]
۱۵۶۰۳ - چوہدری نذیر احمد صاحب
۱۵۶۱۲ - بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب

۱۵۶۱۵ - عبد السلام صاحب
۱۵۶۲۳ - اے۔ ایچ خانصاحب
۱۵۶۲۴ - شیخ عبد الحمید صاحب
۱۵۶۳۰ - منشی غلام مرتضیٰ صاحب
۱۵۶۳۸ - سکریٹری صاحب
۱۵۶۳۹ - شیخ بشیر صاحب
۱۵۶۴۳ - مولوی عبد الکریم صاحب
۱۵۶۴۴ - نجانہ [?] جمعدار فیروز الدین صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۶۴۸ - حیات خانصاحب

ضرورت ہے

ایک باورچی کی۔ جو کھانا وغیرہ پکانے سے بخوبی واقف ہو۔ اور ایام دورہ میں باہر جانے کیلئے تیار ہو۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ اس تنخواہ کے جو وہ کم از کم لینے کے لئے تیار ہوں۔ دفتر امور عامہ میں بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳۰ اپریل - پریذیڈنٹ روزویلٹ پہلے امریکن جنگی جہازوں کو ۲ ہزار میل تک گشت لگانے کی اجازت دے چکے ہیں - لیکن آج ایک پریس کانفرنس میں آپ نے اعلان کیا - کہ اگر ضرورت ہوئی تو امریکن جنگی جہاز اس رقبہ میں بھی جائینگے جسے جرمنی نے جنگی رقبہ قرار دیا ہے - ربن ٹراپ کے اخبار نے لکھا ہے کہ مسٹر روزویلٹ کے اس حکم کا نتیجہ یہ ہوگا کہ امریکن جہازوں کو تیزی کے ساتھ اور یقینی طور پر ڈبو دیا جائے گا - جاپانی اخبار لکھ رہے ہیں - کہ اس حکم سے جرمنی اور امریکہ میں جنگ کا امکان بڑھ گیا ہے

لنڈن ۳۰ اپریل ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ برلن کے فوجی حلقے کہتے ہیں - کہ مزید توقف کے بغیر بحیرہ روم کی جنگ جاری رکھی جائے گی - جرمنی یہاں ادھوری باتیں نہیں کرنا چاہتا - وہ انگریزوں کو قطعی طور پر اس سمندر سے نکالنا اور اس کی سمندری طاقت کو تباہ کرنا چاہتا ہے - پرتگال - سپین اور ترکی پر جرمن دباؤ کی افواہیں بے بنیاد ہیں -

لنڈن ۳۰ اپریل - سرکاری رپورٹ کے مطابق اب تک برطانیہ میں جرمن بم باری سے ۲۹ ہزار اشخاص ہلاک اور ۴۰ ہزار زخمی ہو چکے ہیں -

لنڈن ۳۰ اپریل - پلیمتھ پر جرمنوں کی شدید بم باری کے پیش نظر اس شہر کے بہت بڑے حصہ کو خالی کرنے کے احکام جاری ہو چکے ہیں - عورتیں - بچے بانشر وغیرہ دیہاتی رقبوں میں منتقل کئے جا رہے ہیں -

لنڈن یکم مئی - آج ہسپانوی وزارت کا ایک خفیہ اجلاس دو گھنٹے ہوا - جس میں ہٹلر کا لفٹیننٹ نیز جرمن و اطالوی سفراء بھی شامل ہوئے - سپین نے اپنی تمام سرحدیں بند کرنے کا اعلان کر دیا ہے - اور اب کوئی شخص بغیر اجازت سپین سے باہر نہیں جا سکتا

لنڈن یکم مئی - انقرہ ریڈیو کا بیان ہے کہ آج ایک سو فوج بردار جرمن طیارے جرمن سپاہیوں کی بھاری تعداد کو لے کر بن غازی کے قریب ایک ہوائی اڈے پر اترے - برطانوی طیاروں کے ایک گروپ نے ان پر بم برسائے -

ڈبلن یکم مئی - آئرش گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ آئرلینڈ میں اس وقت کینیڈا اور امریکہ کے جو ڈالر ہیں - وہ چودہ روز کے اندر فروخت کر دئیے جائیں - اور آئرلینڈ سے ان دونوں ملکوں کو آئندہ کوئی مال نہ بھیجا جائے سوائے اس کے جس کی ادائیگی ہو چکی ہے -

لنڈن ۳۰ اپریل تمام انگلینڈ اور ویلز میں جنگی عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں - ملک کو اس غرض کے لئے بارہ اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے حملوں کے سلسلہ میں مقدمات کی سماعت یہ عدالتیں کریں گی -

لنڈن ۳۰ اپریل آج مسٹر چرچل نے ہاؤس آف کامنز میں بتایا کہ گو یونان میں اپنی ساٹھ ہزار فوج میں سے ۴۵ ہزار ہم سلامتی سے واپس لے آئے ہیں - مگر ہمارا بہت سا سامان جنگ بالخصوص بھاری اسلحہ کا بہت سا حصہ وہیں رہ گیا ہے -

ٹوکیو یکم مئی - جاپان گورنمنٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ اس کی فوجوں نے چین کے صوبہ کوانٹن کی ایک اور بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے

لنڈن یکم مئی - بحری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کی ایک آبدوز اور دو موٹر تارپیڈو کشتیاں سلامتی سے ایک برطانوی بندرگاہ پر پہنچ گئی ہیں -

لنڈن یکم مئی - معلوم ہوا ہے اطالوی فوجیں ہوائی جہازوں کے ذریعہ یونان کے جزیرہ سالونیا میں پہنچ کر قابض ہو چکی ہیں - یہ جزیرہ کارفو سے ستر میل دور ہے - جرمنی اور اٹلی کے ان جزائر پر قابض ہونے سے ترک اپنے ساحلی مورچے مضبوط کر رہے ہیں - اور ان کی نظریں زیادہ تر سمرنا پر ہیں -

دہلی یکم مئی - ہندوستان کے ملکی بچاؤ کے قرضہ میں اس وقت تک کل ۵۵ کروڑ روپیہ وصول ہو چکا ہے -

لنڈن یکم مئی مزدوروں کے دن کی تقریب پر اب کے یورپ میں کوئی سرگرمی نظر نہیں آئی - نازیوں نے تو مقبوضہ ممالک میں اس کی ممانعت کر دی ہے - برطانیہ کے مزدوروں نے جرمنی کے مقبوضہ ملکوں کے مزدوروں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ وہ نازیوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں - آسٹریلیا کے لیبر لیڈر نے کہا کہ مزدور ہمیشہ اپنی مدد آپ کرتے آئے ہیں اور اب بھی ایسا ہی کریں گے -

لنڈن یکم مئی - برطانوی فوجوں کے کچھ اور دستے بصرہ پہنچ گئے ہیں عراقی گورنمنٹ کا یہ اعتراض صحیح نہیں - کہ جب تک پہلی فوج آگے نہ بڑھ جائے - برطانیہ کو نئے دستے لانے کا حق نہیں - برطانوی سفیر نے عراق گورنمنٹ پر یہ بات واضح کر دی ہے کہ معاہدہ کی رو سے برطانیہ کو یہ حق حاصل ہے - اسے اختیار دیا گیا ہے - کہ عراق میں برطانوی عورتوں اور بچوں کی حفاظت کے لئے جو کارروائی ضروری سمجھے عمل میں آئے -

قاہرہ یکم مئی - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے جنگی اور ہوائی جہاز مل کر یونان سے ۴۸ ہزار فوج واپس نکال لائے ہیں - ایک افسر نے بتایا کہ مجھے اور میرے سپاہیوں کو پہلے ایک جنگی جہاز پر جگہ ملی - مگر بعد میں ایک مسافر لے جانے والے جہاز پر سوار کرایا گیا - جو قافلہ کے ساتھ جا رہا تھا - جرمن طیاروں نے ان جہازوں پر بم باری کی - مگر قافلہ کے ساتھ جو جنگی جہاز تھا - اس نے پانچ طیارے گرا لئے - ہمارے قافلہ کے ایک جہاز کو بھی نقصان پہنچا - اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہماری فوجوں کو سخت لڑائی لڑنی پڑی ہے - اور بڑے مشکل حالات میں واپس آنا پڑا ہے - مگر صرف تین ہزار سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے ہیں - اطالوی نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ یونان کے جزیرہ کارفو میں جو برطانوی پلٹن ابھی لڑ رہی تھی - اس پر قابو پا لیا گیا ہے -

لنڈن یکم مئی - معلوم ہوا ہے کہ یوکرین اور پولینڈ میں روس اپنی زبردست فوجی طاقت جمع کر رہا ہے - چالیس ڈویژن تو پہلے ہی ان علاقوں میں تھے - اب ۳۵ ڈویژن اور بھیج دئے گئے ہیں نیز بہت سی ہوائی طاقت بھی یہاں جمع کر دی گئی ہے - حتیٰ کہ جرمنی کو سوویٹ گورنمنٹ سے یہ پوچھنا پڑا - کہ اس کی کیا وجہ ہے - اس کے جواب میں کہا گیا کہ گیہوں کی فصل کو کیڑوں سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ ہوائی جہاز دوائی چھڑکیں گے

لنڈن یکم مئی - فن لینڈ کے سفیر نے اپنے ملک میں جرمن فوجوں کے اترنے کی خبر کو صحیح بتایا ہے - مگر لکھا ہے کہ اس کی تعداد اتنی نہیں جتنی بیان کی گئی ہے - بلکہ بہت تھوڑی ہے - فن لینڈ اور جرمنی میں ایک معاہدہ کے مطابق یہ فوج فن لینڈ سے گذر کر ناروے جا رہی ہے -

ماسکو یکم مئی - آج مزدوروں کے دن کی تقریب پر روس کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا - کہ روسی فوج کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے تا اگر کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کرے - تو اس کا سر کچلا جا سکے - جنرل ڈیگال نے ایک بیان میں کہا کہ آج لوگوں کو اپنے گھروں میں چپ چاپ بیٹھ کر یہ بتانا چاہئے کہ انہیں غداروں سے نفرت ہے -

بمبئی یکم مئی - آج امن رہا - ان دنوں کانپور میں بھی کوئی تازہ واردات نہیں ہوئی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی